ہے۔ ان کا سراپا جس قدر جدید اور سیکولر نظر آئے لیکن اپنے مسلکی خیالات میں وہ بالکل قدیم اور خالص ہیں۔ تاریخ اسلام میں اس نقطۂ نظر کے مظاہر کا جا بجا سامنے آنا فطری ہے۔ چنانچہ حسبِ موقع اس کے نمونے کتاب میں دیکھے جاسکتے ہیں'' ۔ (ص ۲۳۰)

صاحبِ کتاب نے سنی ماخذ سے بھی استناد کیا ہے۔ تفاسیر بھی تمام علما کی سامنے رہی ہیں۔ ہمارا دامن فکرونظر تنگ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے کا نقطۂ نظر جان کر ہی وسعت فکروذہن پیدا ہوسکتی ہے۔

کتاب بہت عمدہ' رواں اسلوب میں لکھی گئی ہے۔ علمی' تحقیقی امور خشک انداز کے بجائے پُرکشش انداز سے بیان ہوئے ہیں اور خوب صورت اشعار نے لطف دوبالا کر دیا ہے۔ کتاب نقشوں اور تصاویر سے بھی مزین ہے جو قاری کے لیے دل چسپی کا باعث ہیں۔ اعلیٰ معیار کی پیش کش ہے۔ (مسلم سجاد)

مسجد سے میخانے تک' ابن العرب مکی۔ ناشر: دارالتذکیر' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۵۵۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مولانا عامر عثمانی کا ماہنامہ تجلّی تقریباً ربع صدی تک علمی وادبی اور مذہبی دنیا میں اپنے جلوے بکھیرتا رہا۔ مولانا نہ صرف دین و دنیا کا نہایت گہرا شعور رکھتے تھے بلکہ قدرت نے انھیں حسِ مزاح بھی نہایت معقول پیمانے پر ودیعت کر رکھی تھی۔ تجلّی کے ایک مستقل کالم ''مسجد سے میخانے تک'' میں اس کا خوب صورت مظاہرہ نظر آتا ہے۔ وہ ابن العرب مکی کے فرضی نام سے نہایت شگفتہ افسانے رقم کیا کرتے تھے۔ بعض علماے دین کی بے ذوقی بلکہ کورذوقی کی بنا پر تبلیغ دین اور مذہبی مباحث نہایت خشک اور یبوست زدہ بیانات بن کر رہ گئے جس کی وجہ سے ہمارا دینی مبلغ (الا ماشاءاللہ) واعظِ خشک کے مرتبے پر فائز ہوگیا۔ ایسے میں مولانا عثمانی کی یہ لطافت وخوش گوئی بہار کے تازہ جھونکے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ اُردو ادب کے ناقدین نے مولانا کی دینی وابستگی اور مقصد پسندی پر ناک بھوں چڑھایا لیکن وہ ان کے طنزومزاح کے اعلیٰ معیار کے قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔